



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد؛

شریعت اسلامیہ میں مرد و زن کو بدکاری و فحاشی، عریانی و بے حیائی سے محفوظ رکھنے کے لئے نکاح کی اہمیت انتہائی زیادہ ہے۔ شیاطین اور اس کے چیلے جو مسلمان کے ازلی دشمن ہیں اسے راہ راست سے ہٹانے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتے رہتے ہیں۔

اسلام نے کسی مرد یا عورت کو اجازت نہیں دی کہ وہ غیر محرم مرد یا عورت سے گپ شپ لگائے۔ اگر کوئی ضروری کام ہو تو ضرورت کی حد تک بات کی جاسکتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(وَإِذَا سَأَلَكَ عِبْدِي مَنْ سَأَلَكَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ دُونِ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقُلْ أَظْهَرُ لِقَوْلِهِمْ وَتَقْوَاهُمْ) (الاحزاب: 53)

اور جب تم ان سے کوئی سامان مانگو تو ان سے پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔

اس لیے آپ کا اس لڑکی سے میل جول رکھنا اور گپ گپ لگانا ہی حرام اور کبیرہ گناہ ہے آپ پر لازم ہے کہ آپ اس گناہ سے رب کے حضور توبہ کریں، اپنے خلیے پر نادم ہوں اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا بخیر ارادہ کریں۔

شرعی حکم کے مطابق نکاح میں ولی اور دو گواہوں کا ہونا شرط ہے۔

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ (سنن ابی داود، النکاح: 2085، سنن ترمذی، النکاح: 1101، سنن ابن ماجہ، النکاح: 1881) صحیح

ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

دوسری حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحْتُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهَا فَكَأَنَّمَا بَاطِلٌ، فَكَأَنَّمَا بَاطِلٌ، فَكَأَنَّمَا بَاطِلٌ (سنن ابی داود، النکاح: 2083، سنن ترمذی، النکاح: 1102) صحیح

جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے گی اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔

اسی طرح نکاح کے وقت دو گواہوں کی موجودگی بھی شرط ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ، وَشَاهِدَيْنِ عَدْلٍ) (صحیح البخاری: 7557)

ولی اور دو گواہوں کی موجودگی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نکاح میں ولی کی رضامندی اور گواہوں کی موجودگی ضروری ہے۔

آپ نے جو فون پر ایک دوسرے کو قبول کر لیا تھا اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور نہ ہی لڑکی کے پاس ایسا کرنے کا اختیار ہے۔

لبجاب و قبول نکاح کے ارکان میں سے ہے اور شریعت کی رو سے لبجاب کے الفاظ عورت کے ولی یا پھر اس کے قائم مقام کی طرف سے اولیٰ جاتے ہیں۔ قبولیت کے الفاظ خاوند یا اس کا قائم مقام ادا کرے گا۔

آپ دونوں نے جولینے طور پر نکاح کیا ہے اس میں لبجاب و قبول دونوں خود ہی کہلے ہیں، لڑکی کے ولی (باپ) کو اس کا علم تک نہیں ہے، اس لیے آپ کا یہ نکاح باطل ہے۔ وہ لڑکی آپ کے لیے اجنبی ہے اس سے کسی قسم کا تعلق رکھنا حرام ہے۔

اگر آپ اس لڑکی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں تو شرعی طریقہ نکاح کے مطابق ولی کی اجازت، عورت کی رضامندی، دو گواہ اور حق مہر مقرر کر کے نکاح کر سکتے ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب